بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آر کائیو020 تاریخ: ۹مارچ ۲۰۲۶ء

سوال

کیا کسی پر اگر ایک وقت مین پیسے اگیے جس سے اس پہ حج فرض ہو گیا لیکن حج کے دن نہیں ہین اور وہ اگلے سال کا انتظار میں ہے اور پیسے خرچ ہو گیے تو کیا وہ اب بھی فرض ہے

الجواب

خلاصہ: اگر پیسے حج کا وقت / رجسٹریشن کا موقع آنے سے پہلے جائز ضرورتوں میں خرچ ہو گئے یا ضائع ہو گئے تو اب حج فرض نہیں اور نہ وہ گناہ گار ہے — حج کی فرضیت کے لیے "حج کا وقت آنا" اور "مال کا موجود ہونا" دونوں کا ایک وقت میں جمع ہونا ضروری ہے۔

1۔ استطاعت و وقت کا ملاپ: "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا" [سورۃ آل عمران: 97] — فرضیت اس وقت مستقر ہوتی ہے جب اشہرِ حج آ جائیں اور مالی طاقت موجود ہو؛ وقت سے پہلے مال ختم ہو جائے تو شرطِ فرضیت باقی نہیں رہی۔

2۔ خرچ کی نوعیت: (الف) جائز ضرورت (مکان، قرض، علاج، بچوں کی شادی / تعلیم) یا چوری / ضیاع — بالاتفاق کوئی گناہ نہیں، ذمے حج کا قرض نہیں۔ (ب) حج سے بچنے کے لیے قصداً اڑا دینا / عیاشی — نیت کی خرابی سے گناہ گار؛ اب مکلف نہیں رہا لیکن توبہ کرے اور آئندہ پیسے آئیں تو سب سے پہلے حج ادا کرے۔

خلاصہ: رقم حج کی تیاری کے دنوں سے پہلے جائز ضروریات میں خرچ ہو چکی ہو تو پر سکون رہیں — حج فرض نہیں، گناہ نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512